سیرت صحابہ

محمد وسیم اختر مفتی

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

—— ۳ ——

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

یعقوبی کے بیان کے مطابق مہاجرین میں سے عباس بن عبد المطلب، فضل بن عباس، زبیر بن عوام، خالد بن سعید، مقداد بن عمرو، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، عمار بن یاسر، براء بن عازب اور ابی بن کعب نے ابوبکر کی بیعت نہ کی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت علی نے چالیس روز بعد اور دوسری کے مطابق چھ ماہ بعد بیعت کی جب فاطمۃ الزہرا نے وفات پائی۔ اہل سنت علما کا اصرار ہے کہ علی اور زبیر سمیت تمام صحابہ ابوبکر کی بیعت پر متفق ہو گئے تھے۔ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ زبیر بن عوام اور علی بن ابوطالب نے فوراً اسی دن یا دوسرے دن بیعت کر لی۔ وہ ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھتے، ان کے مشوروں اور ان کی مہمات میں شامل ہوتے۔ علی کا چھ ماہ گزرنے کے بعد بیعت کرنے کا جو ذکر آتا ہے، وہ ان کی بیعت ثانیہ ہے جو میراث کے مسئلہ پر ابوبکر اور فاطمہ میں ہونے والی شکر رنجی دور کرنے کے لیے کی گئی۔ سعید بن زید سے پوچھا گیا کہ کیا کسی شخص نے ابوبکر کی بیعت کی مخالفت بھی کی؟ ان کا جواب تھا: ''مرتدین کے علاوہ کسی نے نہیں یا وہ جو مرتد ہونے لگے تھے اگر اللہ ان کو انصار سے نہ بچا لیتا۔'' ان سے اگلا سوال کیا گیا کہ کیا مہاجرین میں سے کوئی (بیعت کیے بغیر) بیٹھا بھی رہا؟ انھوں نے جواب دیا: ''کوئی نہیں۔''

اگلے روز مسجد نبوی میں بیعت عامہ کے بعد ابوبکر نے لوگوں سے خطاب کیا۔ حمد و ثنا کے بعد انھوں نے فرمایا:

''لوگو، میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر برا کام کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تم میں سے کم زور میرے نزدیک

طاقت والا ہے حتیٰ کہ میں اسے اس کا حق دلا دوں۔ تم میں سے طاقت ور کم زور ہو گا حتیٰ کہ میں اس سے حق لے لوں۔ کوئی قوم اللہ کی راہ میں جہاد نہیں چھوڑتی، مگر اللہ اسے ذلت میں بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے۔ کسی قوم میں بے حیائی عام نہیں ہوتی، مگر اللہ ان میں مصیبتیں عام کر دیتا ہے۔ تب تک میری بات مانو جب تک میں اللہ اور رسول کی اطاعت کروں۔ اور جب میں اللہ اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت واجب نہ ہو گی۔ اب نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔''

اسامہ پیغمبر اکرم کے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ کے بیٹے تھے، انھیں جنگ احد میں صغرسنی کی وجہ سے واپس کر دیا گیا تھا البتہ، جنگ حنین میں انھوں نے داد شجاعت دی تھی۔ جب غزوۂ موتہ میں رومیوں کے ہاتھوں زید کی شہادت ہوئی تو آپ نے اسامہ کو رومیوں کی سرکوبی کے لیے بھیجے جانے والے لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کے ہاتھ میں علم دیا۔ کچھ لوگ ایک بیس سالہ بچے کی سپہ سالاری پر مطمئن نہ تھے، ان کی چہ میگوئیوں کی خبر آں حضور کو مرض الموت میں ملی چنانچہ جس روز آپ کا بخار اترا، آپ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا: ''اسامہ امارت کا اہل ہے اور اس کا باپ بھی امارت کے لائق تھا۔'' آپ کی وفات کے روز اسامہ نے کوچ کی اجازت مانگی، آپ کو شدید ضعف تھا پھر بھی آپ نے اجازت دے دی اور دعا بھی فرمائی۔ پھر جب جرف کے مقام پر اسامہ کو سانحۂ وفات کی خبر ملی تو وہ لوٹ آئے اور آپ کو غسل دینے میں شریک ہوئے۔ بیعت مکمل ہونے کے بعد ابوبکر نے پہلا حکم یہ جاری کیا کہ اسامہ کا لشکر روانہ کیا جائے تو معترضین پھر حرکت میں آ گئے۔ انھوں نے ابوبکر سے کہا کہ ہر طرف بغاوت کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور یہ حالات مسلمانوں کے لیے پر خطر ہیں۔ لشکر روانہ نہ کریں یا اسامہ کی بجائے ایسے شخص کو سپہ سالار مقرر کریں جو عمر میں بڑا ہو۔ ابوبکر نے ثابت قدمی سے فرمایا: ''اگر شکاری پرندے مجھے اٹھا کر لے جائیں، تمام عرب مجھ پر پل پڑے تو بھی میں رسول اللہ کا حکم پورا کرنے سے پہلے کوئی کام نہ کروں گا۔'' عمر نے اس سلسلے میں بات کی تو ان کو جواب دیا: ''اے ابن خطاب، اسامہ کو رسول اللہ نے امیر مقرر فرمایا ہے اور تم کہتے ہو، میں اسے اس کے عہدے سے ہٹا دوں۔'' پھر انھوں نے حکم دیا کہ مدینہ کا جو شخص بھی اس لشکر میں شامل تھا پیچھے نہ رہے، وہ جرف جا کر لشکر میں مل جائے۔'' وہ خود وہاں پہنچے اور لشکر کو روانہ کیا۔ اسامہ گھوڑے پر تھے اور ابوبکر پیدل چل رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ، آپ بھی سوار ہو جائیے۔ ابوبکر نے جواب دیا: کیا ہوا اگر ایک گھڑی میں نے اپنے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود کر لیے؟'' انھوں نے اسامہ سے درخواست کی کہ اپنے ایک سپاہی عمر کو میری معاونت کے لیے چھوڑ جاؤ۔ آخر میں فوج کو یہ نصیحتیں فرمائیں: خیانت نہ کرنا، چوری اور بدعہدی نہ کرنا، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، مقتولوں کے اعضا نہ کاٹنا، کھجور اور پھل والے درخت نہ کاٹنا، کھانا اللہ کا

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

نام لے کر کھانا۔ اللہ تمھیں شکست اور وبا سے محفوظ رکھے۔'' اسامہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا۔ آبل اور قضاعہ قبائل پر حملوں میں بے شمار رومی مارے گئے اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ اسامہ نے سرحدی جھڑپوں پر اکتفا کیا اور وہ اندرون روم میں گھسے بغیر واپس آ گئے، اس لیے کہ موجودہ زمانے کی اصطلاح کے مطابق یہ مہم چڑھائی نہیں، بلکہ ایک تادیبی کارروائی تھی۔ لشکر واپس آیا تو ابوبکر اور کبار صحابہ نے مدینہ سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا۔ جیش اسامہ کے رعب اور دبدبے کا یہ اثر ہوا کہ مرتدین مدینہ پر فوری حملہ کرنے سے باز رہے۔

پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد عربوں کی بدوی فطرت بیدار ہو گئی۔ وہ مرکز مدینہ سے آزاد ہو کر ارتداد کی تیاریاں کرنے لگے۔ زیادہ دن نہ گزرے کہ ابوبکر کو امرا کی طرف سے اطلاعات ملنے لگیں کہ باغیوں کے ہاتھوں سلطنت کا امن خطرے میں ہے۔ بعض قبائل تو صریح مرتد ہو گئے، جبکہ دوسروں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ مدینہ کے نواح میں بسنے والے قبیلوں عبس، ذبیان، بنوکنانہ، غطفان اور فزارہ نے موقف اختیار کیا کہ زکوٰۃ جزیہ کے مانند ہے۔ یہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی، اہل مدینہ اسے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ وہ خلافت ابوبکر کو بھی نہ مانتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جیسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول اسلام کے بعد یمن کے عامل باذان کو اس کے عہدے پر برقرار رکھا تھا، ہم کو بھی اپنے علاقے میں خود مختاری دی جائے۔ ان حالات میں جبکہ مدینہ کے بیش تر افراد جیش اسامہ کے ساتھ جا چکے تھے، ابوبکر کی شوریٰ میں یہ رائے اکثریت اختیار کر گئی کہ منکرین زکوٰۃ سے جنگ نہ کی جائے۔ عمر نے کہا: ''ہم ان لوگوں سے کیسے لڑ سکتے ہیں جو کلمہ گو ہیں؟'' ابوبکر نے کہا: ''بخدا، میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں فرق کرنے والوں سے ضرور لڑوں گا۔ اگر یہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے انکار کریں جو وہ رسول اللہ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔'' تب عمر کو یقین ہو گیا کہ ابوبکر کو جو شرح صدر عطا ہوا ہے، وہی حق ہے۔ ان پڑوسی قبائل نے فوجیں اکٹھی کر کے ابرق اور ذوالقصہ کے مقامات پر پڑاؤ ڈال دیا۔ وہ وفود کی شکل میں مدینہ آئے اور ادائے زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرنے کا مطالبہ کیا، ان کی آمد کا مقصد مدینہ کی جاسوسی کرنا بھی تھا۔ ابوبکر نے ان کے ارادوں کو بھانپ لیا۔ چنانچہ انھوں نے اہل مدینہ کو جمع کر کے فرمایا: ''دشمن کو تمھاری کمزوریوں کا علم ہے۔ وہ تم سے ایک منزل[1] کے فاصلے پر خیمہ زن ہے۔ ہم نے اس کے شرائط ماننے سے انکار کیا ہے، اس لیے وہ تم پر ضرور حملہ کرے گا۔'' تین ہی روز گزرے کہ منکرین زکوٰۃ نے مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ مدینہ کے ناکوں پر ابوبکر کی طرف سے متعین کردہ علی، زبیر، طلحہ اور ابن مسعود نے فوراً ان کو خبر کی۔ جب ان حملہ آوروں پر مسلمانوں کی جانب سے اچانک

---

[1] روایتی ذرائع سفر کے ذریعے سے ایک دن کا سفر۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

جوابی یلغار ہوئی تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ مسلمان ان کے پیچھے ذوحسا تک پہنچے تو وہاں موجود منکرین کے ساتھی مقابلے پر اتر آئے۔ رات بھر لڑائی کے بعد جب انھوں نے مسلمان سواروں کے اونٹوں پر کمندیں پھینکنی شروع کیں تو اونٹ بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ جا کر دم لیا۔ منکرین کی یہ فتح عارضی ثابت ہوئی، کیونکہ رات کے پچھلے پہر ابوبکر مدینہ سے تازہ دم سپاہی لے کر میدان کارزار آن پہنچے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے ان کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جنگ ذوالقصہ جنگ بدر سے بہت مشابہت رکھتی ہے، اس میں بھی قلیل التعداد مسلمانوں نے بھاری اکثریت رکھنے والے دشمن کو شکست دی۔ ابوبکر نے عزم وایقان کا جو مظاہرہ کیا، انھی کے شایان شان تھا، کیونکہ انھوں نے آغاز اسلام ہی سے رسول اللہ کی کامل پیروی کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ وہ منکرین کو دو باتوں کی پیش کش کرتے، ذلت وخواری قبول کر لو یا جنگ اور جلاوطنی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ جیش اسامہ کی واپسی کے بعد ابوبکر اس لشکر کی خود قیادت کرتے ہوئے ابرق پہنچے، جہاں بنوعبس، بنوبکر اور ذبیان کے ساتھ ان کا آخری معرکہ ہوا۔ انھوں نے ذبیان کو ہمیشہ کے لیے ابرق سے نکالنے کا اعلان کیا اور وہاں کی اراضی اور چراگاہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیں۔ مذکورہ منکر زکوٰۃ قبیلے شکست کے بعد بھی باز نہ آئے، ان کی قبائلی عصبیت نے انھیں حقائق ماننے سے باز رکھا۔ انھوں نے اپنی شرم ناک شکست کا بدلہ اپنے زیردسترس مسلمانوں کو قتل کر کے لیا اور خود بنواسد کے مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد سے جا ملے۔ منکرین زکوٰۃ کی شکست کے بعد لوگ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے جوق در جوق مدینہ آنے لگے۔ سب سے پہلے صفوان تمیمی اور عدی بن حاتم طائی آئے۔

بنواسد میں طلیحہ، بنوتمیم میں سجاح اور بنو یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے دعواے نبوت کیا۔ لقیط بن مالک عمان میں اور اسود عنسی یمن میں شورش کے ذمہ دار تھے۔ اسود نامی کاہن جنوبی یمن میں رہتا تھا، شعبدہ بازی کرتے کرتے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اپنا لقب رحمان الیمن رکھا۔ وہ یمن، حضرموت، بحرین اور عدن پر قابض ہو گیا۔ اس کا نعرہ تھا: 'یمن یمنیوں کا ہے، اجنبیوں کو نکال دو'۔ تب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے اور رومیوں کے خلاف لشکر اسامہ کی تیاری میں مصروف تھے، آپ نے اسود کے خلاف کارروائی کو موخر فرمایا، اسی دوران میں آپ کا انتقال ہوا اور اسود کو اس کے قریبی ساتھیوں ہی نے قتل کر دیا۔ یہ پہلی خوش خبری تھی جو خلیفۂ اول ابوبکر کو ملی۔ مسیلمہ نے آں حضرت کو خط بھیجا تھا کہ نصف زمین ہماری ہے اور نصف قریش کی۔ یہ لوگ اسلام میں رسوخ نہ رکھتے تھے، شام وایران سے متصل ہونے کی وجہ سے ان میں بت پرستی اور آتش پرستی کے اثرات تھے پھر انھیں خود مختاری کا شوق بھی تھا، اہل یمن تو حجازیوں سے پہلے سے نفرت کرتے تھے۔ مکہ کے عامل عتاب بن اسید لوگوں کے اسلام سے منحرف ہونے کا اندیشہ

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

کرتے ہوئے روپوش ہو گئے، جبکہ وہاں کے باشندوں کو سہیل بن عمرو نے مرتد ہونے سے روکا۔اسی طرح طائف کا قبیلہ بنوثقیف مرتد ہونا چاہتا تھا، وہاں کے گورنر عثمان بن ابوالعاص نے ان کو باز رکھا۔

مرتدین سے جنگ کرنے سے پہلے ابوبکر نے ان کو خطوط ارسال کیے۔انھوں نے لکھا: ''رسول اللہ بشارت و انذار کا کام مکمل کر چکے تو انھیں اللہ نے اپنے پاس بلا لیا۔اب تم میں سے جو لوگ جہالت کے باعث اسلام سے پھر گئے ہیں، اگر وہ اپنی دین مخالف سرگرمیوں سے باز آ گئے تو ان کی جان بخشی کر دی جائے گی۔جو آمادۂ فساد ہوں گے، ان سے جنگ کی جائے گی، ان کو بری طرح قتل کر کے ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے گا۔ان کا اذان دینا ان کے اسلام کی علامت سمجھا جائے گا۔'' بہت سے مرتدین نے اسلام کی طرف رجوع کر لیا۔اب ارتداد پر قائم سرکشوں کی سرکوبی کا مرحلہ آیا۔اسامہ کا لشکر اچھی طرح آرام کر چکا تو ابوبکر اسے لے کر مدینہ سے نکلے۔ذوالقصہ پہنچ کر انھوں نے لشکر کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا، ہر حصے کو الگ پرچم دے کر الگ امیر مقرر کیا۔ابوبکر نے بنو اسد کے طلیحہ بن خویلد کی طرف خالد بن ولید کو، بنوحنیفہ کے مسیلمہ کی طرف عکرمہ بن ابوجہل کو، یمامہ اور قضاعہ کی طرف شرجیل بن حسنہ کو، اسود عنسی، عمرو بن معدی کرب اور قیس بن مکشوح کی طرف مہاجر بن ابوامیہ کو، تہامہ کی طرف سوید بن مقرون کو، حطم بن ضبیعہ اور قیس بن ثعلبہ کی طرف علا بن حضرمی کو، عمان کے لقیط بن مالک کی طرف حذیفہ بن محصن کو، مہرہ کی طرف عرفجہ بن ہرثمہ کو، قضاعہ کی طرف عمرو بن عاص کو، بنوسلیم اور بنوہوازن کی طرف معن بن حاجز کو اور شام کی سرحدوں کی طرف خالد بن سعید کو بھیجا۔انھوں نے دستوں کو ہدایت کی کہ جن قبیلوں پر ان کا گزر ہو، وہاں کے مسلمانوں کو لشکر میں شامل کرتے جائیں، کوئی سپہ سالار فتح حاصل کرنے کے بعد مرکز مدینہ کے حکم کے بغیر اپنی پوزیشن نہ چھوڑے۔

عبس، ذبیان، بنوبکر، بنوطی، غطفان اور بنوسلیم مدعی نبوت طلیحہ سے جا ملے تھے، یہ سب بزاخہ میں اکٹھے ہو گئے۔ طلیحہ نے دعویٰ کیا کہ محمد کی طرح مجھ پر بھی وحی آتی ہے۔اس نے کچھ مقفیٰ عبارتیں بنا کر لوگوں کو سنائیں اور لوگوں کو رکوع و سجود سے منع کر دیا۔ادھر عدی بن حاتم طائی زکوٰۃ ادا کر کے مدینہ سے لوٹے اور اپنے قبیلے طے کو اسلام کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔قبیلہ والے مان گئے تو عدی نے سنخ پہنچ کر خالد بن ولید کو تین دن کے لیے بزاخہ پر حملہ کرنے سے روکا۔اس دوران میں عدی نے طلیحہ کے لشکر میں موجود اپنے پانچ سو آدمیوں کو واپس بلا لیا۔خدا کی قدرت کہ طلیحہ کو شبہ تک نہ ہوا اور یہ آدمی لشکر خالد کے سپاہی بن گئے۔اب خالد کا ارادہ انسر جا کر قبیلۂ جدیلہ سے جنگ کرنے کا تھا۔عدی نے کہا: اگر طی قبیلہ پرندہ ہوتا تو جدیلہ اس کا پر بنتا۔کچھ روز مہلت دے کر مجھے جدیلہ جانے

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

دیں، شاید اللہ اس قبیلے کو بھی ارتداد سے بچا لے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جدیلہ کے ایک ہزار سوار مرتدین کے جتھے سے ٹوٹ کر جیش خالد میں شامل ہو گئے۔ ادھر بزاخہ میں موجود طلیحہ اب بھی مقابلے پر تیار تھا، کیونکہ ابوبکر کا جانی دشمن عیینہ بن حصن سات سو فزاری لیے اس کے ساتھ تھا۔ اس نے سپہ سالاری سنبھالی جب کہ طلیحہ خیمے میں کمبل اوڑھے وحی کا انتظار کرتا رہا۔ اسلامی لشکر کا دباؤ بڑھا اور جھوٹے نبی کی وحی میں تاخیر ہوئی تو عیینہ نے اپنی قوم کو پکارا: اے بنوفزارہ! طلیحہ کذاب ہے، بھاگ کر اپنی جانیں بچاؤ۔ باقی لشکر طلیحہ کے گرد اکٹھا ہو گیا، اس نے اپنے لیے ایک گھوڑے اور اپنی بیوی نوار کے لیے اونٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ کھڑا ہوا کہ تم بھی اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانیں بچاؤ۔ وہ شام پہنچا اور بنوکلب میں سکونت اختیار کر لی۔ اس کے اکثر ساتھی مسلمان ہو گئے تو وہ بھی اسلام لے آیا، عمر کی خلافت میں اسے بیعت کا موقع ملا۔ خالد بن ولید ایک ماہ بزاخہ میں مقیم رہے۔ انھوں نے مسلمانوں کا قتل کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا اور قرہ بن ہبیرہ، فجاہ سلمٰی اور ابوشجرہ جیسے مرتدوں کو بیڑیاں پہنا کر مدینہ بھیج دیا۔ ابوبکر نے فجاہ کو جلانے کا حکم دیا، کیونکہ اس نے افواج اسلامی کے ہتھیار مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کیے تھے، باقی لوگوں کو انھوں نے معاف کر دیا۔ بزاخہ کے ہم سایہ میں رہنے والے بنوعامر بھی مسلمان ہو گئے جبکہ طلیحہ کا ساتھ دینے والے غطفان، طی، ہوازن اور سلیم کے کچھ لوگ ام زمل سلمٰی بنت مالک کے پاس جا پہنچے۔ یہ بنوفزارہ کے سردار عیینہ کی چچی ام قرفہ فاطمہ بنت بدر کی بیٹی تھی۔ ام قرفہ کو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرایا تھا، یہ لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتی تھی۔ ام زمل لونڈی بن کر عائشہ کے حصے میں آئی جنھوں نے اسے آزاد کر دیا۔ آزادی کے بعد اس نے اپنی ماں کے قتل کا بدلہ لینا اپنا مقصد بنا لیا۔ مسلمانوں کی فوج کا ام زمل کی فوج سے ٹکراؤ ہوا، پورے سو آدمیوں کو جہنم واصل کرنے کے بعد وہ ام زمل تک پہنچے۔ اس کے خاتمے کے بعد اس کی فوج بھی تتر بتر ہو گئی۔

شمال مشرقی عرب کی بغاوتوں کو فرو کرنے کے بعد ابوبکر جنوبی عرب کی طرف متوجہ ہوئے جہاں بنوتمیم مقیم تھے۔ یہ لوگ قبر پرست تھے، ان میں سے کچھ عیسائی ہو چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسی قبیلے نے سب سے پہلے جزیہ دینے سے انکار کیا۔ آپ نے عیینہ بن حصن کو ان کے پاس بھیجا، وہ ان کو مطیع کر کے مدینہ لے آئے۔ اس موقع پر بنوتمیم مسلمان ہو گئے، آپ نے اس قبیلے کی مختلف شاخوں کے لیے الگ الگ امیر مقرر فرمائے۔ مالک بن نویرہ بنویربوع کا سردار تھا، آپ کی وفات کے بعد اس نے ابوبکر کی خلافت ماننے اور آپ کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ سجاح بنت حارث بھی بنویربوع سے تعلق رکھتی تھی، اس کی شادی اپنے ننھیال تغلب میں ہوئی تھی۔ یہ بہت ذہین تھی، کہانت کے ساتھ اسے لوگوں کی رہبری کرنا آتا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ملی

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

تو اس نے نواحی قبائل کا دورہ کیا اور انھیں مدینہ پر ہلا بولنے کے لیے آمادہ کرنے لگی۔ اس کا خیال تھا، وہ نبوت کا دعویٰ کرے گی تو تمام بنو تمیم اس پر ایمان لے آئیں گے اور وہ مدینہ پر دھاوا بول دے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ایرانی عمال اس کی پشت پر تھے۔ ان کی منصوبہ بندی کے مطابق یہ عرب میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھنے تک مقیم رہی اور مقصد پورا ہونے کے بعد عراق واپس چلی آئی۔ مالک بن نویرہ نے اسے مدینہ پر حملہ کرنے سے باز کیا۔ پھر وکیع بھی سجاح سے مل گیا اور ان تینوں نے اپنے ہی قبیلے بنو تمیم کے دوسرے سرداروں پر حملہ کر دیا۔ جلد ان دونوں کو محسوس ہوا کہ انھوں نے اس عورت کا ساتھ دے کر بڑی غلطی کی ہے۔ سجاح تمیم سے نامراد پلٹی، مدینہ کو جاتے ہوئے نباج پہنچ کر اوس بن خزیمہ سے شکست کھائی تو یمامہ آن پہنچی۔ یہاں کے نبی مسیلمہ کو اپنی نبوت کی فکر پڑ گئی تو اس نے دونوں نبوتوں کو جمع کرنے کے لیے سجاح کو دام میں پھنسایا اور اس سے شادی کر لی۔ مہر مسیلمہ کی زرعی آمدن کا نصف مقرر ہوا، سجاح کے لیے عشا اور فجر کی نمازوں میں تخفیف کر دی گئی۔ ادھر مالک بن نویرہ اکیلا رہ گیا تھا، کیونکہ اس کا دست راست وکیع مسلمان ہو کر زکوٰۃ ادا کر چکا تھا۔ خالد بن ولید بنو اسد و غطفان کی سرکوبی سے فارغ ہو چکے تھے، انھوں نے تمیم کا رخ کرنے کا ارادہ کیا۔ انصار پہلے تو بزاخہ میں رہ گئے پھر خالد کے ساتھ آن ملے۔ مالک نے اپنی کم زور پوزیشن کا جائزہ لیا تو اپنی قوم کو منتشر کر دیا اور خود روپوش ہو گیا۔ خالد کا بھیجا ہوا ایک دستہ مالک کو گرفتار کر لایا۔ مالک نے اسلام کا اقرار کیا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھی، لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، چنانچہ خالد نے اس کو قتل کرا دیا۔ ان کا مالک کو قتل کرانا بہت نزاع کا باعث بنا۔ ابوقتادہ انصاری جو مالک کو گرفتار کرنے والوں میں شامل تھے، کہتے ہیں کہ اس نے زکوٰۃ کا اقرار بھی کیا تھا، دوسرے راوی اس اقرار کو نہیں مانتے۔ پھر جب خالد نے اسلامی احکام اور مروج جاہلی رسوم، دونوں کے علی الرغم مالک کی بیوہ لیلیٰ سے اس کی عدت گزرنے سے پہلے ہی شادی کر لی تو ان پر الزام لگا کہ انھوں نے اس خوب رو عورت سے شادی کی خاطر اس کے شوہر کو مروایا۔ ابوقتادہ تو اس قدر ناراض ہوئے کہ یہ قسم کھا کر مدینہ لوٹ گئے کہ آیندہ کبھی خالد کے جھنڈے تلے نہ لڑیں گے۔ انھوں نے ابوبکر کو یہ واقعہ سنایا تو انھوں نے توجہ نہ دی پھر وہ عمر کے پاس گئے۔ عمر نے ابوبکر کو مشورہ دیا، اس الزام کی بنا پر خالد کو معزول کر دیا جائے۔ ان کو گوارا نہ ہوا کہ ایک لغزش کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ قائد کو معزول کر دیں، چنانچہ ان کا جواب تھا: ''میں اس تلوار کو نیام میں نہیں ڈال سکتا جسے اللہ نے کافروں پر مسلط کیا ہو۔'' خالد مدینہ پہنچ کر ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعے کی تفصیلات ان کے گوش گزار کیں۔ ابوبکر نے مالک کے قتل کے متعلق ان کی معذرت قبول کی، لیکن اس کی بیوی سے شادی پر ناراضی کا اظہار کیا اور اسے طلاق دینے کا حکم دیا۔ ابوبکر کا طرز عمل خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

www.javedahmadghamidi.com

عمل کی پیروی تھا جب خالد نے بنوخزیمہ کے قیدیوں کو قتل کرنے میں جلدی کی تھی۔ آپ نے مقتولوں کی دیت ادا فرمائی، بنوخزیمہ کا ایک ایک برتن واپس کیا، اللہ کے حضور خالد کے عمل کی برأت پیش کی، لیکن خالد کو معزول نہ فرمایا۔ مالک بن نویرہ کے قتل کا معاملہ طے کرنے کے بعد ابوبکر نے خالد کو یمامہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا جہاں مسیلمہ بنوحنیفہ کے چالیس ہزار جنگ جو اشخاص کے ساتھ مقیم تھا، وہ بطاح پہنچے اور ابوبکر کی کمک کا انتظار کرنے لگے۔

مطالعۂ مزید: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الامامہ والسیاسہ (ابن قتیبہ)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی)، الصدیق ابوبکر (محمد حسین ہیکل)، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام (جواد علی)، عبقریۃ الصدیق (عباس محمود العقاد)۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net